سبق نمبر10

قدرتی آفات اور ہماری ذمہ داریاں

مرکزی خیال

کسی بھی قدرتی خطرے جیسے سیلاب، قحط سالی، سمندری طوفان، آتش فشاں، زلزلے یا تودے وغیرہ سے منسلک اثرات کا نام قدرتی آفات ہے۔ یہ آفات مختلف جانی مالی نقصان کا سبب بنتی ہیں۔ عوامی لوگ اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ قرآن مجید نے ان آفات مثلاً زلزلہ، سیلاب، طوفان، آندھی، وباؤں کو اقوام پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار قرار دیا ہے۔ آفات میں اپنا بچاؤ کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے مصیبت زدہ لوگوں کی بھی مدد کرنی چاہیے۔ یہ ہمارا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

خلاصہ

ماحول کو پیش آنے والے قدرتی حادثات جیسے قحط سالی، سمندری طوفان، آتش فشاں، زلزلے یا تودے وغیرہ قدرتی آفات کہلاتے ہیں۔ ان آفات کا ماحول اور عوام الناس پر یکسر اثر ہوتا ہے۔ کسی بھی حادثے میں متاثرہ افراد کو ہسپتال پہنچا کر مکمل علاج کروانے سے پہلے جو فوری طبی امداد دی جاتی ہے اسے ابتدائی طبی امداد کہتے ہیں۔

زلزلہ ایک اہم قدرتی آفت ہے۔ بجلی، پانی، گیس کی سپلائی بند کرنا، گاڑی نہ چلانا، خستہ عمارتوں، ڈیم اور پہاڑ کے دامن سے دور رہنا زلزلے کے وقت کی احتیاطیں ہیں۔

سیلاب کی تباہ کاریاں بھی مختلف طرح سے جانی و مالی نقصان کا سبب بنتی ہیں۔ ہمیں اس سے بچنے کے لیے شجر کاری کرنی چاہیے۔ پانی کی گزرگاہوں کے قریب رہائش اختیار کرنے سے گریز کریں۔

آتش زدگی کی صورت میں عام راستے سے نکلنا ممکن نہ ہو تو متبادل ہنگامی راستہ اختیار کریں۔ اگر کھانا پکانے کے دوران آگ لگ جائے تو پانی سے بجھانے کی بجائے موٹے سوتی کمبل سے بجھائی جائے۔

قحط بھی ایک قدرتی آفت ہے۔ یہ ایسی صورتحال کو کہتے ہیں جب کسی جاندار کو کھانے پینے کی چیزیں دستیاب نہ ہوں۔ ان کی شدید قلت ہو جائے۔ اس صورتحال میں بھی کافی اموات ہوتی ہیں۔ ایسی صورتحال میں ہمیں بڑھ چڑھ کر انسانیت کی مدد کرنی چاہیے۔ یہ ہمارا مذہبی و اخلاقی فریضہ بھی ہے۔

پیراگراف کی تشریح

اقتباس نمبر۱۔ قحط بھی ایک قدرتی آفت............................

بڑا اجر ہے۔

حوالہ متن: **سبق کا نام:** قدرتی آفات اور ہماری ذمہ داری

تشریح: ایسی صورتحال جس میں انسان کو کھانے پینے کی چیزیں دستیاب نہ ہوں یا ان کی شدید قلت کا سامنا ہو قحط کہلاتا ہے۔ اس کی وجوہات میں فصلوں کا خراب ہونا، ٹڈیوں کے حملے، زمینی خرابی یا وبائی امراض ہوتی ہیں۔ یہ آفت بھی انسانی جانوں کے ضیاع کا باعث بنتی ہے اس میں ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے متاثرہ بھائیوں کی مدد کریں تاکہ وہ اس مصیبت سے باہر آسکیں۔ ایسا کرنا ہمارا اخلاقی و دینی فریضہ ہے۔ جس نے ایک انسان کی جان بچائی اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

- **ایمرجنسی سروس ۱۱۲۲ کو کس وقت بلایا جاتا ہے؟**

جواب: کوئی حادثہ ہو جائے مثلاً بم دھماکہ، خودکش دھماکہ، کوئی چھت سے گر کے شدید زخمی ہو جائے، یا چھت گر جائے، قتل ہو جائے، زلزلہ، سیلاب آجائے اور جب لوگوں کی جانوں کو خطرہ ہو تو اس وقت ایمرجنسی ۱۱۲۲ کو بلایا جاتا ہے۔

- **کسی حادثے کی صورت میں زخمی افراد کو دی جانے والی فوری امداد کو کیا کہتے ہیں؟**

جواب: کسی حادثے کی صورت میں زخمی افراد کو دی جانے والی فوری امداد کو ابتدائی طبی امداد کہتے ہیں۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آفت	مصیبت	ضیاع	ضائع ہونا/ نقصان
مصنوعی	عارضی، گھڑا ہونا، بناوٹی	ملیامیٹ کرنا	ختم کردینا
صدمہ	دکھ	خدشہ	ڈر
نفسیاتی امداد	حوصلہ افزائی کرنا	تھمنا	رکنا

پڑھنے کے دوران

○ **ابتدائی طبی امداد کی تربیت کس کس کو حاصل کرنی چاہیے؟**

جواب: ابتدائی طبی امداد کی تربیت ہم سب کو سیکھنی چاہیے ہر باشعور اور صحت مند انسان کو ابتدائی طبی امداد سے متعلق معلوم فراہم کر کے بہت سی قیمتی جانوں کے ضیاع کو روکا جاسکتا ہے تعلیمی اداروں صنعتی علاقوں، تاجروں، پولیس اور صحافتی اداروں میں کام کرنے والے افراد کو ابتدائی طبی امداد کی ترتیب ضرور حاصل کرنی چاہیے۔

○ **قدرتی آفات سے پہنچنے والے نقصان سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟**

جواب: قدرتی آفات سے پہنچے والے نقصان سے اسطرح بچا جاسکتا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوں اور مثبت رویہ اپنائیں۔

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) قدرتی آفت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قدرتی آفت کسی بھی قدرتی خطرے جیسے سیلاب، قحط سالی، سمندری طوفان، آتش فشاں، زلزلے یا تودے وغیرہ سے منسلک اثرات کا نام ہے جو ماحول پر اثر انداز ہو کر قدرتی وسائل کے ضیاع کے ساتھ ساتھ مالی اور جانی نقصان کا سبب بنتے ہیں۔

(ب) ابتدائی طبی امداد کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی حادثے، سانحے یا قدرتی آفت سے متاثرہ افراد کو ڈاکٹر تک یا ہسپتال پہنچا کر مکمل علاج شروع ہونے سے پہلے جو فوری امداد دی جاتی ہے وہ ابتدائی طبی امداد کہلاتی ہے۔ مثلاً جائے حادثہ پر مریض کا مصنوعی طریقے سے سانس بحال کرنا، کسی زخمی کا خون بہنے سے روکنا، زخموں کی دیکھ بھال اور جراثیم سے بچانا، صدمہ کی حالت میں نفسیاتی امداد دینا، خوف کو دور کرنا، حوصلہ دینا، اگر مریض کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو اسے سہارا دینا، ایسا بندوبست کرنا کہ مریض کو کم سے کم حرکت ہو اور اس کو آرام دہ حالت میں قریبی ہسپتال تک پہنچانا وغیرہ۔

(ج) آگ لگنے کی صورت میں آپ کیا احتیاطی تدابیر اختیار کریں گے؟

جواب: کسی عمارت میں آگ لگ جائے تو وہاں سے باہر نکلنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر باہر نکلنے کے عام راستے استعمال کرنا ممکن نہ ہو تو متبادل ہنگامی راستہ اختیار کریں۔ اگر کھانا پکانے کے دوران آگ لگ جائے تو اسے پانی سے بجھانے کے بجائے موٹے سوتی کمبل سے بجھایا جائے۔ اگر رہائش کسی کثیر منزلہ عمارت میں ہو تو یہ بھی یقین کر لیں

www.downloadclassnotes.com

کہ آگ لگنے کی صورت میں باہر نکلنے کے لئے سیڑھی موجود ہے۔

(د) زلزلہ آنے کی صورت میں ہمیں کیا احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں؟

جواب: اگر زلزلے کے وقت آپ عمارت کے اندر ہیں تو فوری طور پر دیوار سے چپک کر کھڑے ہو جائیں یا پھر کسی مضبوط میز یا پلنگ کے نیچے رینگ کر پہنچ جائیں اور زلزلہ تھمنے تک وہیں موجود رہیں۔ اس عمل سے پنکھا، روشنیاں اور گھر کی چھت سے گرنے والے ٹکڑوں سے آپ محفوظ رہیں گے۔ زلزلے کے دوران ماچس یا کسی اور قسم کا شعلہ نہ جلائیں۔ گاڑی نہ چلائیں۔ زلزلہ تھمنے کے بعد اگر گیس کی بو محسوس ہو تو فوراً بند کرنے کے بعد مجاز اداروں کو اطلاع دیں۔ ٹوٹی ہوئی عمارتوں سے دور رہیں کیونکہ زلزلے کے بعد کم شدت کے جھٹکوں (آفٹر شاکس) سے بھی ان کے گرنے کا خدشہ موجود رہتا ہے۔ اگر آپ کسی ڈیم، پانی کے بڑے ذخیرے، بلند عمارت یا کسی پہاڑ کے دامن میں موجود ہیں تو فوری طور پر وہاں سے دور چلے جائیں۔

جن علاقوں میں زلزلوں کا خدشہ ہو وہاں الماریوں پر بھاری اور شیشے سے بنی اشیا رکھنے سے گریز کریں۔

زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوں تو بجلی، گیس اور پانی کی سپلائی فوراً بند کر دیں کیونکہ زلزلے کی قوت سے بجلی کی تاریں ٹوٹ جاتی ہیں، گیس اور پانی کے پائپ بھی پھٹ جاتے ہیں جو شدید نقصان کی وجہ بنتے ہیں۔ طلبہ کو اسکول اور کالج میں زلزلوں سے بچاؤ کی تربیت دیں اور اس کی مشقیں کرائیں۔

(ہ) سیلاب کے نقصانات کو کیسے کم کیا جاسکتا ہے؟

جواب: حکومتی سطح پر نئے ڈیم بنا کر سیلاب سے ہونے والی تباہ کاریوں کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ زیادہ سے زیادہ شجرکاری کر کے بھی سیلاب کے نقصان کو کم کر سکتے ہیں۔ پانی کی گزرگاہوں کے کنارے آبادکاری سے گریز کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ پانی کے بہاؤ میں غیر ضروری رکاوٹ دور کی جائے۔ سیلاب کی صورت میں حکومتی اداروں اور امدادی کارکنوں کو ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے اور ان کے ساتھ تعاون کیا جائے تا کہ متاثرین کی فوری اور بھرپور امداد کی جا سکے۔

(و) قحط سالی سے کیا مراد ہے؟

جواب: قحط بھی ایک قدرتی آفت ہے۔ قحط غذائی قلت پر محیط ایسی صورت حال ہے جس میں کسی بھی جاندار کو کھانے پینے کی چیزیں دستیاب نہ ہوں یا ان کی شدید قلت پڑ جائے، جو عموماً زمینی خرابی، خشک سالی، فصلوں پر کیڑے مکوڑوں یا ٹڈیوں کے حملے یا وبائی امراض کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔ ایسی صورت حال میں بڑے پیمانے پر اموات کا بھی خدشہ ہوتا ہے۔

۲۔ سبق کے مطابق صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

○ کسی حادثے، سانحے یا قدرتی آفات سے متاثرہ افراد کو بروقت اور فوری مدد فراہم کرنا ابتدائی طبی امداد کہلاتی ہے۔
صحیح ✓/غلط

○ ابتدائی طبی امداد کی تربیت صرف چند گھنٹوں پر مشتمل ہوتی ہے۔
صحیح ✓/غلط

○ ٹریفک حادثات میں بروقت ابتدائی طبی امداد کی عدم فراہمی کی وجہ سے بہت سے لوگ بچ جاتے ہیں۔
صحیح/**غلط** ✓

○ زلزلے سے پہلے گھر میں فرسٹ ایڈ باکس نہ رکھیں۔
صحیح/**غلط** ✓

○ طلبہ کو اسکول اور کالج میں زلزلوں سے بچاؤ کی تربیت دیں۔
صحیح ✓/غلط

۳۔ سبق کے مطابق درج ذیل جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کریں۔

(الف) بحیثیت شہری ہر ایک کو طبی امداد کی <u>ترتیب</u> حاصل کرنی چاہیے۔

www.downloadclassnotes.com

(ب) قدرتی آفات کی وجہ سے بھی انسانی جانوں کو **بے پناہ نقصان** پہنچتا ہے۔

(ج) زلزلے کے دوران **ماچس** اور کسی قسم کا شعلہ نہ جلائیں۔

(د) زیادہ سے زیادہ **شجرکاری** کر کے بھی سیلاب کے نقصان کو کم کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) جس جگہ آگ لگی ہو وہاں سے باہر نکلنے کی ہر **ممکن** کوشش کریں۔

سنیے اور بولیے

۴۔ درج ذیل پیراگراف پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے جواب دیں۔

قدرتی آفات شروع سے ہی انسانی آزمائشوں کا سلسلہ بنتی آئی ہیں وہی قومیں ان آفات سے نمٹنے میں سرخرو ہوتی ہیں جو کہ باقاعدہ منصوبہ بندی اور اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ قدرتی آفات سے متاثرہ لوگوں کی بحالی کے لیے پوری قوم کو ایک ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہنگامی حالات میں خیراتی اداروں اور مخیّر حضرات کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اپنے اندر دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔ اسی میں ملک و قوم کا مفاد پوشیدہ ہوتا ہے۔

(الف) کسی بھی قدرتی آفت کے دوران میں بحیثیت قوم ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: وہی قومیں ان آفات سے نمٹنے میں سرخرو ہوتی ہیں جو کہ باقاعدہ منصوبہ بندی اور اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ قدرتی آفات سے متاثرہ لوگوں کی بحالی کے لیے پوری قوم کو ایک ہونا پڑتا ہے۔

(ب) قدرتی آفت میں کن لوگوں کا کردار بہت اہم ہوتا ہے؟

جواب: ایسے ہنگامی حالات میں حکومت، فوج، فلاحی و خیراتی اداروں اور مخیّر حضرات کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔

(ج) ملک و قوم کا مفاد کس چیز میں پوشیدہ ہے؟

جواب: ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اندر دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔ اسی میں ملک و قوم کا مفاد پوشیدہ ہے۔

زبان سیکھیے

۴۔ درج ذیل ماضی مطلق کے جملوں کو ماضی قریب اور ماضی بعید میں تبدیل کریں۔

ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید
زاہد سکول گیا۔	زاہد سکول گیا ہے۔	زاہد سکول گیا تھا۔
ناصرہ نے خط لکھا۔	ناصرہ نے خط لکھا ہے۔	ناصرہ نے خط لکھا تھا۔
لڑکیوں نے میچ کھیلا۔	لڑکیوں نے میچ کھیلا ہے۔	لڑکیوں نے میچ کھیلا تھا۔
ہم نے آئس کریم کھائی۔	ہم نے آئس کریم کھائی ہے۔	ہم نے آئس کریم کھائی تھی۔

۵۔ تذکیر و تانیث کے لحاظ سے جملے درست کریں۔

جواب:

غلط جملے	درست جملے
میرا اس سے تکرار ہو گیا۔	میری اس سے تکرار ہو گئی۔
قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کا تصویر دیکھی۔	قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کی تصویر دیکھی۔
میں نے آپ کی بہت انتظار کی۔	میں نے آپ کا بہت انتظار کیا۔
میز خالی پڑا ہے۔	میز خالی پڑی ہے۔
وہ گہرے سوچ میں پڑ گیا۔	وہ گہری سوچ میں پڑ گیا۔
میں نے خواب دیکھی۔	میں نے خواب دیکھا۔
اسکے پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔	اسکے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔

سوچیے اور لکھیے

مکالمہ: مکالمہ کے لغوی معنی ''ہم کلام ہونا'' کے ہیں۔ اصطلاح میں دو آدمیوں کے درمیان بات چیت کا نام مکالمہ ہے۔

www.downloadclassnotes.com

مکالمہ لکھتے وقت درج ذیل امور کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

☆ جس موضوع پر مکالمہ لکھنا ہو اس کے بارے میں بنیادی نکات کو ذہن نشین رکھ لینا چاہیے۔

☆ مکالمہ لکھتے وقت کلام کرنے والوں کے نام واضح طور پر دائیں طرف لکھنے چاہییں۔

☆ مکالمے کی زبان آسان اور عام فہم ہو۔

☆ جو کچھ کہا جائے مختصر، مدلّل اور موضوع کے عین کے مطابق ہو۔

☆ مکالمے کو اس طرح شروع کرنا چاہیے کہ پڑھنے والے کی توجہ ابتدا ہی سے ادھر ہو جائے۔

☆ مکالمہ کسی نتیجے پر ختم ہونا چاہیے یکا یک ختم نہ ہو۔

۶۔ زلزلے سے بچاؤ کے حوالے سے دو دوستوں کے درمیان دو سو الفاظ پر مشتمل مکالمہ تحریر کریں۔

جواب: **مکالمہ**

اصغر: السلام علیکم!

اکبر: وعلیکم السلام!

اصغر: کیسے مزاج ہیں؟

اکبر: اللہ کا شکر ہے۔ آپ کا کیا حال ہے؟

اصغر: میں بھی ٹھیک ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کل زلزلہ آیا تھا، آپ کو پتہ چلا؟

اکبر: جی ہاں! زلزلہ کافی شدت کا تھا۔

اصغر: زلزلے سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟

اکبر: اگر زلزلے کے وقت آپ عمارت کے اندر ہیں تو فوری طور پر دیوار سے چپک کر کھڑے ہو جائیں یا پھر کسی مضبوط میز یا پلنگ کے نیچے رینگ کر پہنچ جائیں اور زلزلہ تھمنے تک وہیں موجود رہیں۔ اس عمل سے پنکھا، روشنیاں اور گھر کی چھت کے گرنے والے ٹکڑوں سے آپ محفوظ رہیں گے۔ زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوں تو بجلی، گیس اور پانی کی سپلائی فوراً بند کر دیں۔

اصغر: زخمی لوگوں کی کیسے مدد کریں۔

اکبر: زخمیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کریں اور فوری طبی امداد ضرور دیں۔

اصغر: زلزلے سے بچنے کی حفاظتی تدابیر کیا ہیں؟

اکبر: جن علاقوں میں زلزلوں کا خدشہ ہو وہاں الماریوں پر بھاری اور شیشے سے بنی اشیا رکھنے سے گریز کریں۔

اصغر: زلزلے سے بچنے کی تربیت بھی لینی چاہیے؟

اکبر: جی ہاں! ضرور لینی چاہیے، میں نے بھی زلزلے سے بچنے کی تربیت حاصل کی ہے۔

اصغر: آفٹر شاکس کا کیا مطلب ہے؟

اکبر: زلزلے کے بعد کم شدت کے جھٹکوں کو آفٹر شاکس کہتے ہیں۔

اصغر: کیا زلزلے کے دوران آگ جلا سکتے ہیں؟

اکبر: نہیں! زلزلے کے دوران ماچس یا کسی اور قسم کا شعلہ نہ جلائیں بلکہ چولہا جل رہا ہو تو فوراً بند کر دیں۔

اصغر: اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔

اکبر: آمین! السلام علیکم!

اصغر: وعلیکم السلام!

عمل کیجیے

۷۔ ہم سیلاب زدگان کی کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

جواب: پانی کے بہاؤ میں غیر ضروری رکاوٹ دور کی جائے۔ سیلاب کی صورت میں حکومتی اداروں اور امدادی کارکنوں کو ہر ممکن سہولت فراہم کی جائے اور ان کے ساتھ تعاون کیا جائے تاکہ متاثرین کی فوری اور بھرپور امداد کی جا سکے۔ ڈوبنے والوں اور پانی میں بہنے والوں کو بچانے کی کوشش کی جائے۔

جائزہ۔۲

تفہیم:

۱۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

یوم آزادی ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ ہم رنگ نسل، مذہب، زبان، علاقہ اور معاشی و معاشرتی تعصبات سے بالاتر ہو کر سوچیں۔ دوسروں کے خیالات و عقائد کا احترام کریں۔ اپنے تمام ہم وطنوں سے پیار کریں۔ کسی کو حقیر مت جانیں۔ اختلاف رائے ضرور کریں لیکن صبر وتحمل کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔ ''جیو اور جینے دو'' کے سنہری اصول پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزاریں۔ جس طرح ہم اپنے خیالات، احساسات اور جذبات کو اہم سمجھتے ہیں اسی طرح ہر پاکستانی کا حق ہے کہ اُس کے احساسات، خیالات اور جذبات کی قدر کی جائے۔ ہمیں دلیل کا راستہ اپنانا ہے۔ دھاندلی اور دھونس کا نہیں۔

سوالات

(الف) یوم آزادی سے کیا مراد ہے؟

جواب: یوم آزادی وہ دن ہوتا ہے جب کوئی قوم ایک علیحدہ ملک کے طور پر دنیا میں آزاد ہوتی ہے اور آزاد حیثیت اختیار کرتی ہے۔

(ب) یوم آزادی ہمیں کس بات کا درس دیتا ہے؟

جواب: یوم آزادی ہمیں درس دیتی ہے کہ ہم رنگ، نسل، مذہب، زبان، علاقہ، معاشی اور معاشرتی تعصبات سے بالاتر ہو کر سوچیں۔ دوسروں کے خیالات و عقائد کا احترام کریں۔ اپنے تمام ہموطنوں سے پیار کریں۔ کسی کو حقیر نہ جانیں۔

(ج) اختلاف رائے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اختلاف رائے سے مُراد ہر شخص کی کسی بھی معاملے میں اپنی رائے ہوتی ہے اور وہ دوسروں سے مختلف بھی ہو سکتی ہے اس لئے اختلاف رائے کا مطلب دو اشخاص میں رائے مختلف ہوا ہے۔

(د) ہر پاکستانی کا دوسرے پاکستانی پر کیا حق ہے؟

جواب: ہر پاکستانی کا دوسرے پاکستانی پر حق ہے کہ اسکے احساسات خیالات اور جذبات کی قدر کی جائے۔ اسکا احترام کیا جائے اور انہیں حقیر نہ جانا جائے۔

(ہ) پاکستان کی تعمیر وترقی میں آپ اپنا کردار کیسے ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: پاکستان کی تعمیر وترقی میں ہم اپنا کردار اس طرح ادا کر سکتے ہیں کہ ''جیو اور جینے دو'' کے سنہری اصول پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزاریں محنت کریں۔ قوانین کا احترام کریں اپنے فرائض ادا کریں۔

۲۔ درج ذیل اشعار پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

محنت بغیر جینا ممکن نہیں جہاں میں
محنت سے وہ بنا ہے رہتے ہو جس مکاں میں
محنت کا پھل ہیں پودے جتنے ہیں گلستاں میں
محنت لگی ہوئی ہے، بلبل کے آشیاں میں
محنت کرو عزیزو!
محنت سے نام ہو گا

سوالات

(الف) جہاں میں زندگی گزارنے کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

جواب: جہاں میں زندگی گزارنے کے لیے محنت ضروری ہے۔

(ب) گلستاں میں محنت کا پھل کیا ہیں؟

جواب: گلستاں میں محنت کا پھل پودے، پھول، پھل، لکڑی، گھاس وغیرہ ہیں۔

(ج) بلبل نے محنت سے کیا بنایا ہے؟

جواب: بلبل نے محنت سے آشیاں، گھر، گھونسلہ بنایا ہے۔

(د) ان اشعار میں شاعر کس بات کی تلقین کر رہا ہے؟

جواب: ان اشعار میں شاعر دل و جان سے سخت محنت کرنے کی تلقین کر رہا ہے۔

۳۔ ''پاکستان کی ثقافت'' کے عنوان پر ہر ہر طالب علم درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتے۔

www.downloadclassnotes.com

جواب:

پاکستان کی ثقافت

پاکستان کے ایک صوبے کا نام بلوچستان ہے۔ یہاں کے زیادہ تر علاقوں میں بلوچی بولی جاتی ہے جبکہ کچھ علاقوں میں پشتو اور براہوئی بھی بولی جاتی ہے۔ بلوچ روایات میں سبی کا مویشی میلہ مشہور ہے۔ یہاں پورے پاکستان کے لوگ اپنے پالتو جانوروں کے ہمراہ شرکت کرتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کا مقبول پہناوا شلوار قمیض ہے۔ بلوچ خواتین بڑی بڑی جیبوں اور شیشوں کی کڑھائی والی قمیض پہنتی ہیں۔ یہاں کے لوگ مہمان نواز، مخلص، جفاکش اور بہادر ہیں۔

پنجاب پاکستان کا ایک اہم صوبہ ہے۔ پنجابی کے علاوہ یہاں اردو، سرائیکی اور پوٹھوہاری بولنے والوں کی بھی کثیر تعداد موجود ہے۔ پنجاب میں خاص طور پر بیساکھی اور بسنت کے تہوار منائے جاتے ہیں۔ بسنت کے موقع پر لوگ پتنگ اڑاتے اور خاص کھانے پکاتے ہیں۔ پنجابی پکوانوں میں مکھنی مرغ، سرسوں کا ساگ اور مکئی کی روٹی، تندوری مرغ اور مصالحہ دار چنے مشہور ہیں۔ پنجابی کرتا شلوار، پنجابی لنگی اور پنجابی چولی گھگرا یہاں کے مقبول پہناوے ہیں۔ یہاں کے لوگ محنتی اور کھلے دل کے مالک ہیں۔ کبڈی، کشتی، شٹاپو، چھپن چھپائی، پٹھو گرم اور گلی ڈنڈا یہاں کے مقامی کھیل ہیں۔

۴۔ ہر طالب علم کسی ملی نغمے کا ایک شعر سنائے۔

جواب: یہ وطن تمہارا ہے، تم ہو پاسباں اس کے
یہ چمن تمہارا ہے تم ہو نغمہ خواں اس کے
اس چمن کے پھولوں پر، رنگ و آب تم سے ہے
اس زمین کا ہر ذرہ آفتاب تم سے ہے
یہ فضا تمہاری ہے، بحر و بر تمہارے ہیں
کہکشاں کے یہ جادے رہگزر تمہارے ہیں
میر کارواں ہم تھے، روح کارواں تم ہو
ہم تو صرف عنوان تھے، اصل داستاں تم ہو

۵۔ درج ذیل کی تعریف لکھیں اور مثال دیں۔
فعل حال، فعل ماضی، فعل مستقبل

جواب: **فعل حال:** وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں پایا جائے۔

مثالیں: جیسے: ہانیہ دودھ پیتی ہے۔ عبدالمنان ہاکی کھیل رہا ہے۔

فعل ماضی: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے۔

مثالیں: جیسے: نور فاطمہ خط لکھ رہی تھی۔ احمد گیا۔ وہ کھانا کھا چکا تھا۔

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا آئندہ زمانے میں پایا جائے۔

مثالیں: جیسے: زینب سکول جائے گی۔ سیف روزہ رکھے گا۔

۶۔ درج ذیل شعر درست لے اور آہنگ سے پڑھیں۔

یوں دی ہمیں آزادی ، کہ دنیا ہوئی حیران
اے قائداعظم! تیرا احسان
ہر سمت مسلمانوں پہ ، چھائی تھی تباہی
ملک اپنا تھا اور غیروں کے ہاتھوں میں تھی شاہی
ایسے میں اٹھا ، دین محمد ﷺ کا سپاہی
اور نعرۂ تکبیر سے دی تُو نے گواہی
اسلام کا جھنڈا لیے ، آیا سر میدان
اے قائداعظم! تیرا احسان ہے ، احسان

۷۔ اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں جس میں اسے پڑھائی میں دلچسپی لینے کی تلقین کی گئی ہو۔

اسلام آباد
۲۲ اپریل ۲۰۲۰ء

پیارے بھائی!
السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ خط موصول کر کے خوش ہوں گے۔ میں آپ کی پڑھائی کے حوالے سے بہت فکرمند ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ آپ دل لگا کر پڑھتے ہوں گے اور امتحانات کے نتائج بھی اچھے ہوں گے۔ مجھے اور گھر والوں کو اپنی صحت اور پڑھائی کے حوالے سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتے رہا کریں۔ والد صاحب جس طرح پیٹ کاٹ کر ہمیں پڑھا رہے ہیں، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دن رات سخت محنت کر کے ان کی محنت کا حق ادا کریں اور انہیں اعلیٰ مقام پر پہنچ کر دکھائیں۔

www.downloadclassnotes.com

اپنے امتحانات کی خوب تیاری کریں بلکہ شیڈول بنالیں۔ کچھ وقت آرام کے لیے، کچھ وقت تفریح کے لیے کہ تفریح صحت اور تازہ دم ہونے کے لیے بہت ضروری ہے۔ باقی وقت پڑھائی کی طرف خاص توجہ دیں کہ اسی مقصد کے لیے آپ گھر سے دور بھیجے گئے ہیں۔ آپ کی لگن آپ کو، والدین کو اور ملک کو فائدہ دے گی۔ والد اور والدہ آپ کے لیے دعا گو ہیں۔ ہم سب گھر والوں کی طرف سے سلام۔

والسلام
آپ کا بڑا بھائی
ا۔ب۔ج

۸۔ **درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور عنوان لکھیں۔**

نیشاپور کا ایک گاؤں غزالہ تھا جس میں استاد ایک امیر بچے کو پڑھانے روزانہ شہر سے آتا تھا۔ اس گاؤں میں ایک ایسا بچہ بھی رہتا تھا جو بہت غریب تھا لیکن اسے تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس بچے کو جب استاد کے بارے میں پتا چلا تو وہ اس کے پاس گیا اور درخواست کی کہ استاد جی مجھے پڑھنے کا بہت شوق ہے آپ مجھے بھی پڑھا دیا کریں۔ استاد نے اس سے کہا میں صرف اس بچے کو پڑھانے کا معاوضہ لیتا ہوں اگر میں تمھیں پڑھاؤں گا تو یہ بے ایمانی ہوگی۔ وہ بچہ استاد سے عرض کرتا ہے کہ آپ جب شہر جاتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ ساتھ پیدل چلا کروں گا اس دوران آپ مجھے پڑھا دیا کریں۔ استاد اس کے شوق کو دیکھتے ہوئے راضی ہوگیا اور یوں وہ بچہ استاد سے روزانہ پیدل سفر کے دوران تعلیم حاصل کرتا رہا۔ آج دنیا اس بچے کو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتی ہے۔

جواب: **عنوان:** علم کی لگن

تلخیص: نیشاپور کے گاؤں غزالہ میں ایک استاد ایک امیر بچے کو بڑھانے آتا تھا۔ وہاں ایک غریب بچے بھی تعلیم حاصل کرنے کا شوقین تھا۔ اُس نے استاد سے اسے پڑھانے کی درخواست کی لیکن استاد نے اسکی درخواست منظور کی بچے نے استاد سے کہا کہ میں آپکے ساتھ پیدل شہر تک جاؤنگا اور اس دوران آپ مجھے پڑھا دیا کریں بچے کے شوق کو دیکھتے ہوئے استاد راضی ہوگیا اور یوں اس بچے نے تعلیم حاصل کی انکا نام امام غزالیؒ ہے۔

سبق نمبر 11

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

مرکزی خیال

اس سبق میں خدائی کا دعوٰی کرنے والے نمرود کے زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نبی ہونے کا تذکرہ ہے جنھوں نے بتوں کو توڑ کر اللہ کا پیغام دیا جسے نمرود نے پسند نہ کیا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دشمن ہوگیا اور انہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینکا لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔

خلاصہ

اس نظم میں حفیظ جالندھری نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے۔ بابل کے بادشاہ نمرود نے خدائی کا دعوٰی کر دیا۔ ہر طرف کفر کا اندھیرا تھا۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے انکے معبد میں موجود تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا۔ مگر آپ کے اس عمل کو بادشاہ نمرود نے پسند نہ کیا اور نہ اُسے آپ کی باتیں اچھی لگیں کیونکہ آپ کی باتیں ماننے سے اُسے خدائی چھوڑنی پڑتی تھی۔ اور وہ شیطان کا بندہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دشمن ہوگیا اور چراغ حق کو بجھانے کے لئے اس نے آتشکدہ روشن کیا۔ اور اس آگ کے انبار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھینک دیا۔ تاکہ وہ اس میں جل کر ختم ہوجائیں لیکن آگ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱،۲۔

کیا نمرود نے بابل میں جب دعوٰی خدائی کا
جہاں میں، عام شیوہ ہو گیا جب خود ستائی کا
اندھیرا ہی اندھیرا کفر نے ہر سمت پھیلایا